

آریائی مذاہب اور منگولی مذاہب میں اخلاقیات کی بنیادیں، تقابلی جائزہ

Foundations of Ethics in Aryan Religions and Mongolian Religions: A Comparative Analysis

Dr. Saeed Ur Rahman

Visiting Faculty IBMS, University of Agriculture Peshawar

Mohammad Idrees

Lecturer In Islamic Studies, Govt. Islamia Arts and Commerce College, Sukkur

Email: idreesmansoori@gmail.com

Dr Asghar Ali Khan

Assistant Prof. Institute of Islamic Studies, Mirpur University of Science and Technology (MUST) Mirpur AJ&K

Abstract

After the Renaissance in Europe, a dark storm of skepticism arose, which disrupted the foundations of religion and ethics throughout Europe. Immorality, sexual anarchy, atheism, and godlessness forced humanity to drink from the poisoned chalice, resulting in humans assuming the form of complete animals. A few philosophers then made ethics the subject of their inquiry. Almost all philosophers based their subject on non-divine foundations and attempted to extract ethics from four main sources: science, historical practices, human nature, and rationality. Ethics could not emerge solely from these four sources, but human society began to move away from the sphere of ethics for the first time. As a result, the entire system of individual and social life became devoid of ethics, entangled in materialism and selfishness. Influenced by every religion and creed, including the Aryan religions (Hinduism and Zoroastrianism), of which Hinduism is the largest religion of India, while Zoroastrianism remained the religion of Iran. Followers of Zoroastrianism are still found in some countries besides Iran and India, and they are called fire-worshippers. Similarly, Mongolian religions (Taoism, Confucianism, and Shintoism) have also been affected by its negative effects. Some researchers also include Buddhism in this. Below, a comparative analysis of these discussions is being carried out in detail.

Keywords: Aryan religions, Mongolian religions, Philosophy of ethics

یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے بعد نفسانیت کی سیاہ آندھی اٹھی جس نے تمام یورپ میں مذاہب و اخلاقیات کی بنیادوں کو تتر بتر کر دیا، بد اخلاقی، جنسی انارکی اور الحاد و بے دینی نے انسانیت کو زہر کا پیالہ پینے پر مجبور کیا جس کے نتیجے میں انسان ایک مکمل حیوان کی شکل دھار چکا تھا، تو چند فلاسفر نے اخلاقیات کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا، تقریباً تمام فلاسفر ز اخلاقیات کی غیر الہامی بنیادوں کو اپنا موضوع بنایا۔ اور زیادہ تر چار چیزوں سے اخلاقیات کشید کرنے کی کوشش کی، وہ چار چیزیں یہ ہیں، سائنس، تاریخی عمل، فطرت اور عقلیت۔ ان چار چیزوں سے اخلاقیات تو برآمد نہ ہو سکیں مگر انسانی معاشرہ پہلی دفعہ اخلاقیات کے دائرے سے نکل رہا تھا، جس کے نتیجے میں انفرادی و اجتماعی زندگی کا پورا نظام اخلاقیات سے عاری ہو کر مادیت اور مفاد پرستی کے چنگل میں پھنس گیا۔ ہر مذہب و مسلک سے متاثر ہو چکا ہے۔ اس میں آریائی (ہندومت اور زرتشت ازم) بھی شامل ہیں، ان میں

ہندومت ہندوستان کا سب سے بڑا مذاہب ہے جب کہ زرتشت ازم ایران کا مذہب رہا ہے۔ اب بھی زرتشت ازم کا پیروکار ایران اور ہندوپاک کے علاوہ دنیا کے بعض ممالک میں پائے جاتے ہیں اور ان کو آتش پرست کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے برے اثرات سے منگولی مذاہب (تاؤ ازم اور کنفیو شس ازم اور شنو ازم) بھی متاثر ہو چکا ہے۔ بعض محققین نے بدھ مت کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔

آریائی مذاہب میں ہندومت اور زرتشت ازم شامل ہیں، ان میں ہندومت ہندوستان کا سب سے بڑا مذاہب ہے جب کہ زرتشت ازم ایران کا مذہب رہا ہے۔ اب بھی زرتشت ازم کا پیروکار ایران اور ہندوپاک کے علاوہ دنیا کے بعض ممالک میں پائے جاتے ہیں اور ان کو آتش پرست کہا جاتا ہے۔

ہندومت کا تعارف:

ہندومت کے تعارف میں احمد عبداللہ رقمطراز ہیں کہ:

"اصطلاحی اور علمی زبان میں مذہب کی جو تعریف ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا مشکل ہے کہ ہندو مذہب کیا ہے اور کن بنیادی عقائد پر یقین رکھنا اس مذہب کے ماننے والوں کے لئے لازمی ہے، کیونکہ یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی طرح نہ تو اس کے پیغمبر کا وجود ہے نہ کسی ایک الہامی کتاب کا اور نہ کسی معین عقیدے کا"¹

جان کلارک آرچس (John Clark Arches) ہندومت پر اپنے مضمون میں لکھتا ہے۔

"ہندو مذہب کی اصطلاح وسیع اور مبہم دونوں ہے۔ لیکن کسی بہتر لفظ کی عدم موجودگی میں ہم اس کو ہندوؤں کے مذہب کے ظاہر کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔"²

گیٹے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈوکیٹ اپنی کتاب پر ہندو کون ہیں؟ کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

"اب بڑی اہمیت کا سوال یہ ہے کہ جو مشکلات سے خالی نہیں ہے، کہ ہندو کون ہیں، ہندو کے نام کی ہیئت کی حقیقت معین نہیں ہے۔ گزشتہ صدی کے اینگلو انڈین قانون کی زبان میں اس کے بجائے "جینٹسو" کا لفظ عام طور پر استعمال ہوا ہے، یہ ایک بیرونی لفظ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لفظ "ہندو" انڈس یا انڈوس سے نکلا ہے۔ ہندو کا یہ لفظ مسلمانوں نے ان لوگوں کو دیا تھا، جو اس نام کے دریا (دریاء سندھ) کے مشرق میں رہتے تھے۔ رفتہ رفتہ یہ لفظ ہندوستان کے ہر باشندے کیلئے استعمال ہونے لگا۔ صرف حیثیت سے اب اس کے معنی ہندوستان کے ہر باشندے کے ہیں۔ لیکن اس لفظ کی صرفی ترتیب سے ہمیں اس سوال کے حل میں کوئی مدد نہیں ملتی۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم (مثلاً) ہندوستان کے مسلمان باشندوں پر بھی ہندوؤں کے قانون کو مسلط کر دیں۔"

ڈاکٹر ذاکر نانک ہندومت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"ہندومت لفظ ہندو سے بنا ہے۔۔۔ ہندومت وہ نام تھا جو 19 ویں صدی میں انگریزوں نے انگریزی زبان میں رائج کیا تھا کیونکہ سر زمین سندھ پر مذاہب اور عقائد بکثرت پائے جاتے تھے۔"³

اسی صفحے پر آگے لکھتے ہیں کہ:

"اصطلاح ہندومت ایک گمراہ کن اصطلاح ہے۔ اگرچہ یہ اعتقادات اور افکار کے ایک متحد نظام کا اظہار کرتی ہے لیکن معاملہ حقیقتاً ایسے نہیں ہے کیونکہ ہندومت ایک ایسا وسیع اور عجیب و غریب مذہب ہے کہ مذہب کی معمول کی تعریفات اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔۔۔ اس مذہب کا ماخذ بھی نامعلوم ہے۔۔۔ اس مذہب میں کوئی بھی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا ہندومت میں قوانین وضع کرنے کا کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو ہندو کہلواتا ہے وہ ایک حقیقی ہندو تصور کیا جاتا ہے قطع نظر اس امر کے کہ وہ کس کی پوجا کرتا ہے اور اس کے عقائد اور عمل کیا ہے۔"

ہندومت کا تصور اخلاق:

ظہیر احمد صدیقی ہندومت کے تصور اخلاقیات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"تنازع، کرما، وحدۃ الوجود اور طبقاتی تقسیم وہ چار ستون ہیں جن پر ہندو دھرم قائم ہے۔ لفظ وید لفظ "ود" سے آیا ہے جس کا مطلب ہے علم، غور و فکر، غور و فکر اور کامیابی۔ تاہم لفظ وید مقبول کتابوں کے لئے استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ یہ وہ لٹریچر ہے جو ہندوؤں نے دو ہزار سال کے دوران جمع کیے اور مختلف علوم اور رسومات اس میں قلمبند ہیں۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔ رگ وید، یجر وید، سام وید اور اٹھروید۔ ویدوں کے بعد سب سے اہم صحیفہ اپنشد ہیں۔ ہندومت میں مذہب کے دو ذرائع ہیں جو خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ اپنشدوں کا ایک اہم مقصد مایا سے آزادی ہے۔ ایشور نہ صرف مطلق طاقت اور حکمت ہے، بلکہ مکمل روحانی خوشی اور تمام خوبیوں کا نچوڑ بھی ہے۔ منو کے قانون کے مطابق دس سب سے بڑی خوبیاں یہ ہیں: قناعت، ایمانداری، سنجیدگی، خود پر قابو، دوسرے لوگوں کی جائیداد کا احترام، حکمت، روح القدس کا علم، غصے سے بچنا اور دوسروں کو معاف کرنا۔ اور برائی کے بدلے میں نیکی کرنا)"⁴

ان خوبیوں کے پیش نظر ہندو اخلاقی فلسفہ اور اسلامی اخلاقی روایات کے کچھ پہلو ایک جیسے ہیں۔ یہ بولا جاسکتا ہے کہ ہندو مذہب کا مقصود اعلیٰ شروع میں فرد کی راستی اور فرد کی نجات تھا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو سماجی زندگی کا ایک باقاعدہ نظام تیار ہوا، جس کی مکمل حمایت مذہب نے کی۔ ہندومت میں ذات پات اور ذات پات کی تقسیم کا ایک غیر اخلاقی اور غیر فطری تصور ہے۔ "ریت" کا تصور بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ عالمگیر اخلاقی نظام ویدک ریت ہے۔ ہندومت کے نظام اخلاق کے نمایاں خدو خال کچھ اس طرح ہیں:

"1. خدا ہر چیز کا مالک ہے۔ 2. حقیقی معرفت کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ 3- خدا رحیم، رحیم، ایماندار، عادل، ازلی، ازلی، موجود، لافانی ہے۔ اس لیے خدا کی عبادت جائز ہے۔ 5- حقیقی علم کی کتاب وید ہے، وید کو پڑھنا اور پڑھانا آریہ سماج کا فرض ہے، جھوٹ کو مورد الزام ٹھہرایا جائے اور سچ بولنے پر آمادہ کیا جائے، ایسا نہیں ہو گا۔ 6- ہر عمل میں ہمیں اچھی، یا اچھی، یا برائی، یا برائی کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔ 7- آریہ سماج کا بنیادی مقصد ہر حال میں لوگوں کی بھلائی کرنا ہے۔ 8- انسانی ذہنی، اخلاقی اور سماجی حالات کو بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ 9- ہمیں ہر ایک کی طاقت کا احترام کرنے کی ضرورت ہے۔ 10- ہمیں ہر ایک کو انصاف فراہم کرنا ہے۔ 11- ہم سب کے ساتھ پیار سے پیش آنے کی ضرورت ہے۔ 12- ہمیں علم پھیلا کر جہالت پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔" ⁵

زرتشت ازم:

مظہر الدین صدیقی "اسلام اور مذاہب عالم" میں زرتشت کے تعارف میں لکھتے ہیں:

"زرتشت" اور اس کے خسر "فرانشتر" کے نام کے آخر میں لفظ اشتر آتا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں۔ اس طرح انکے سر پرست بادشاہ و شاسپا اور اس کے داماد جامسپ کے آخر میں لفظ اسپ آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زرتشت نے ایک ایسے معاشرے میں آنکھ کھولی جس کا زیادہ تر پیشہ گلہ بانی تھا۔" ⁶

پروفیسر میاں منظور احمد اپنی کتاب تقابل ادیان و مذاہب میں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"دین زرتشت کو الہامی مذاہب کی فہرست میں جگہ نہیں دی جاسکتی کیونکہ اس کے متعلق کتاب و سنت کی واضح ہدایت یا صراحت مفقود ہے۔ تاہم اتنا کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے دوسرے غیر الہامی مذاہب میں سے یہ مذہب اپنی ابتدائی تعلیمات کی رو سے بالکل ممتاز ہے۔ بعد کے دین زرتشت (موجودہ پارسیوں کا مذہب) کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو اس میں خالص توحید، اللہ کی ذات و صفات، وحی والہام، آخرت کی زندگی ملائکہ اور دیگر برحق دینی عقائد (جو ہمیشہ انبیاء و رسل نے پیش کیے تھے) صاف نظر آتے ہیں۔ پس اس مذہب کو ہم بدھ مت، ہندومت، جین مت، ٹاڈا ازم اور کنفیوشس ازم کے زمرے میں شمار نہیں کر سکتے۔ مگر مقام افسوس ہے کہ آج جناب زرتشت کی تعلیمات بھی دھندلا چکی ہیں، اور ان کے نام پر مشہور ہونے والا مذہب آتش پرستی اور مجوسیت بن کر رہ گیا ہے۔" ⁷

زرتشت ازم کی اخلاقی تعلیمات:

زرتشت کے نظام اخلاق کی بنیاد تین نکات پر ہے:

"گفتار نیک، کردار نیک، پندار نیک" ⁸

پروفیسر میاں منظور احمد زرتشت کی اخلاقی تعلیمات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"زرتشت کی اخلاقی تعلیمات میں طہارت افکار، صدق و راست بازی، ظاہری و باطنی صفائی، دوسروں کی مالی و اخلاقی امداد و نصرت جیسے اخلاقی فضائل و شائے کا ذکر آتا ہے۔ ہر دین و مذہب اور ہر قوم و ملت کے مذہبی سربراہ اور مصلح بھی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ زرتشت نے رہبانیت کی شدید مخالفت کی ہے۔ وہ عائلی زندگی گزارنے اور معاشرتی صلاح و فلاح کا داعی تھا۔ اس کی تعلیمات میں محنت و مشقت کرنے اور ہاتھ سے روزی کمانے کو ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ مگر یہ امر بڑا افسوسناک ہے کہ اس کے ہاں (موجودہ مذہبی کتب و دستاویز کی رو سے) محرمات سے نکاح جائز تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شق بھی بعد میں بڑھائی گئی تھی۔ کیونکہ مجوس اور دیگر ایرانی مذاہب میں ایسے نکاح کا عام رواج تھا۔" ⁹

لیوس مور لکھتے ہیں کہ:

"چونکہ زرتشتی نظریے کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ اس زندگی میں خیر اور شر کے درمیان انتخاب کے لئے آزاد ہیں اور حیات بعد الموت میں اپنے اختیارات کے ذمہ دار ہوں گے، اس لئے زرتشتیوں سے ایک طویل اور مفصل ضابطہ اخلاق کی امید کی جاتی ہے۔ درحقیقت یہی معاملہ ہے اور زرتشتی کافی عرصہ سے قدیم اور جدید دنیا دونوں میں اپنے اعلیٰ اخلاقی معیار کی وجہ سے پہچانے جاتے رہے ہیں۔ زرتشتی اخلاقیات اور عبادت کی بنیادیں زمین، آگ، پانی اور ہوا کے مقدس عناصر کی تفہیم ہے۔ ان مقدس عناصر کو تباہ یا آلودہ کرنے والی ہر چیز بری ہے۔" ¹⁰

منگولی مذاہب میں اخلاقیات کی بنیادیں

منگولی مذاہب میں تاؤازم اور کنفیوشس ازم اور شنٹو ازم شامل ہیں۔ اور بعض ریسرچر بدھ مت کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں

تاؤازم کا تعارف:

لیوس مور تاؤازم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

"تاؤازم کے بارے میں لکھنا انتہائی مشکل ہے۔ اسے اس کی تاریخ اور چینی عوام پر اس کے اثرات کے حوالے سے بیان کیا جاسکتا ہے، لیکن اسے باقاعدہ عقائد اور رسومات کے ساتھ بحیثیت مذہب واضح طور پر اجاگر نہیں کیا جاسکتا، جیسا کہ اسلام اور عیسائیت کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ اس کا نقطہ آغاز چین کے قدیم ماضی کے دھند میں کھو گیا۔ اس کے بانی کے بارے میں بہت کم معلوم ہے اور در

حقیقت بعض لوگ تو اس کے وجود کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اس کی مقدس کتاب مذہبی تحریر سے زیادہ فلسفے کا مختصر شاعرانہ بیان ہے۔ یہ نام "تاؤ مت" اس کی کتاب کے عنوان "تاؤتی چنگ" سے لیا گیا ہے اور غالباً بہترین انداز میں اسے "راستہ" یا "فطرت کا راستہ" کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے۔ بظاہر اس مذہبی عنوان کے باوجود تاؤ مت کے ابتدائی علماء اپنے عقائد میں محض مبہم طور پر ہی الہیات پسند تھے۔¹¹

ظفر اللہ بیگ نے اپنے ایک تحقیقی مضمون میں تاؤ ازم کے بانی لاؤ (Luo Tzu) کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"لاؤزو (Luo Tzu) دریائے یانگ کے علاقے میں رہتے تھے۔ یہ علاقہ اس لحاظ سے منفرد حیثیت کا حامل تھا کہ یہاں کے لوگوں نے ایک ہزار سال سے قائم جاگیر دارانہ نظام کے جبر و استبداد کی مخالفت کی، اس کے خلاف اٹھے اور اس کی حیثیت کو چیلنج کیا۔"

تاؤ ازم کی کتب کے حوالے سے ظفر اللہ بیگ صاحب اسی مضمون میں لکھتے ہیں:

"تاؤ ازم کی اساسی کتاب تاؤتی چنگ کے گہرے مطالعے کے بعد محققین نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس میں بعض متضاد باتیں تاؤ کے متعلق درج ہیں البتہ اخلاقی تعلیمات اور حکمرانوں کے لئے بہت سے نصائح مذکور ہیں جو واضح ہیں۔ اس کی تدوین کی تاریخ اور ابتدا کا پتہ نہیں چلتا تاہم محققین اس کا عہد چھٹی صدی ق م کا وسطی دور بتاتے ہیں۔ روایات میں لاؤزو کو اس کا مصنف بتایا گیا ہے۔ لیکن جدید محققین کا کہنا ہے کہ دراصل یہ مختلف ذرائع سے حاصل کردہ نصائح اور اقوال ہیں جن کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے اور لاؤزو سے ان کو نسبت دے دی گئی ہے۔ اس مختصر سی کتاب کو اس گنجلک طریقے سے مدون کیا گیا ہے کہ اس کا سمجھنا امر محال ہے۔ کتاب اختصار، ابہام اور ذو معنویت کے باوجود لاؤ کی روحانی تعلیم کے پانچ اصول پیش کرتی ہے۔"

1. تاؤ طریقہ یا مسلک (Way)

2. اضافیت (Relativity)

3. نفی عمل (Non-action)

4. مراجعت (Return)

5. حکومت (Government)

اس کتاب کی تعلیم کے مبہم اور غیر واضح ہونے کے باوجود اس کو مذہبی اور فلسفیانہ تاؤ ازم کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔¹²

کنفیو شس ازم:

پروفیسر منظور احمد کنفیو شس ازم کے تعارف میں لکھتے ہیں:

"جہاں تک کنفیوشس کا معاملہ ہے، وہ بھی ایک دانشمند، فلسفی، سیاست دان اور معلم اخلاق کی حیثیت رکھتا ہے۔ فلاسفہ یونان کی مانند اس نے مقامی دیوی دیوتاؤں، رسم و رواج، معاشرتی آداب اور بت پرستی کو نہیں چھیڑا۔ نہ مقامی روایات سے تعرض کیا، بلکہ جہاں تک ہو سکا ان کے ساتھ مصالحانہ رویہ اختیار کیا اور انہیں اپنی اخلاقی و سیاسی افکار و تعلیمات کے ساتھ خلط ملط کر دیا۔۔۔ آگے چل کر یہ فلسفہ اور دانشمندانہ افکار ایک مستقل مذہب کی حیثیت اختیار کر گئے۔" ¹³

احمد عبداللہ لکھتے ہیں: "کنفیوشس مذہب چین کا سب سے بڑا اور مقامی مذہب ہے۔ کنفیوشی گروہ پچیس صدیوں کی مسلسل تاریخ رکھتا ہے۔ تقریباً دو ہزار سال تک یہ حکمران گروہ رہا ہے۔ کنفیوشی ازم (Confucianism) کا نام مغربی اقوام کا دیا ہوا ہے۔ اس کا اصلی نام کنگ چیو (Kingchio) یا کنفیوشس کی تعلیمات ہے۔ یا پھر اس کو جیو شیو-Juo Chiao کہتے ہیں جس کے معنی علماء کی تعلیم ہے" ¹⁴

ظفر اللہ بیگ کنفیوشس ازم کے حوالے سے سوال اٹھاتے ہیں کہ "کیا کنفیوشس ازم مذہب ہے؟ اس کے جواب میں خود ہی لکھتے ہیں:

"جس طرح تاؤ ازم کے بارے میں محققین کا اختلاف ہے کہ آیا یہ ایک مذہب تھا یا محض فلسفہ و فکر کا نام ہے ایسے ہی کنفیوشس ازم کے متعلق بھی حکماء کی مختلف آراء ہیں بعض لوگ اس کو مذہب قرار دیتے ہیں اور بعض محض فلسفیانہ نظام سمجھتے ہیں۔ ہمارے ہاں یہ روش عام ہے کہ ہم کسی مذہب یا فلسفہ کے بانی کو نبی اور رسول قرار دیتے ہیں ہمارا یہ استدلال ہوتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: "ہر قوم میں ایک ہادی آیا۔" اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ ہادی ہو ایسے امکانی انداز سے کسی فلسفی یا مصلح کو نبی اور رسول اور حامل وحی و کتاب قرار دینا غلط ہے جب کہ اس کا دعویٰ موجود نہ ہو یا قرآن سے ایسا ثابت نہ ہوتا ہو۔" ¹⁵

آگے حکیم کنفیوشس کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کنفیوشس کا اصلی نام چیو (Chiu) تھا جس کے لفظی معنی چھوٹے پہاڑ کے ہیں کیونکہ اس کے سر کی ساخت ایسی تھی کہ جیسے ایک چھوٹی پہاڑی ہو اس لئے وہ اس نام سے مشہور ہوئے ان کا خاندانی نام کنگ (King) تھا۔ کنفیوشس کنگ فو زو (Kung Fu Tzu) کا لاطینی ترجمہ ہے جس کے معنی آقا یا کنگ (Master or King) کے ہیں۔ عام روایات کے مطابق کنفیوشس 551 ق م میں پیدا ہوئے اس کی پیدائش کی جگہ لو کا علاقہ تھی جو موجودہ چین کا علاقہ چو فو (Chu Fu) ہے یہ شانگوگ کا شمالی صوبہ ہے۔ اس کے والد کا نام شو ہو (Shu Ho) تھا جو ایک سپاہی تھا اس کی والدہ ایک مقتدرہ

چینی گھرانے یں (Yen) سے تعلق رکھتی تھی جب وہ بچہ تھا تو اس کے والدین انتقال کر گئے۔ 19 سال کی عمر میں اس نے شادی کی۔¹⁶

کنفیوشس ازم کا تصور اخلاق:

الطاف جاوید ان کے فلسفہ اخلاق کے بارے میں لکھتے ہیں:

"یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ کنفیوشس اخلاقیات کا ضابطہ اخلاق Ren ہے جس کا بنیادی مطلب لوگوں سے محبت کرنا ہے چنانچہ Ren کی سیاست کنفیوشس کے نظریہ حکومت کا دل ہے۔۔۔ کنفیوشس کے نزدیک اخلاقی تربیت کا عمل گھر سے شروع ہونا چاہیے یعنی فرزندانہ سعادت مندی اور برادرانہ محبت کے ساتھ۔"¹⁷

ظفر اللہ بیگ لکھتے ہیں

"کنفیوشس نے ایک اعلیٰ اور ادنیٰ شخص میں لی (Li) یعنی اخلاقی ضابطے اور سماجی طرز عمل کو مابہ الامتیاز قرار دیا۔ اعلیٰ شخص یا (Chun-Tzu) کے لئے ضروری ہے کہ وہ بعض صفات حسنہ کا مالک ہو، یعنی لی (Li) جن (Jen) بی (Yi) اور تی (Te)۔ لی اخلاقی ضوابط، انس و محبت، رحم، بھلائی۔ بی صداقت اور تی نیکی وہ صفات عالیہ ہیں جن کا ایک فرد کی ذات میں مرکوز ہونا ضروری ہے کنفیوشس کا کہنا ہے کہ اعلیٰ ظرف آدمی بھلائی کی طرف راغب ہوتا ہے اور کم ظرف زمین حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے اعلیٰ ظرف کا مالک جانتا ہے کہ سچائی کیا ہے کم ظرف مال کی تلاش اور لالچ میں سرگرداں رہتا ہے۔"¹⁸

الطاف جاوید کے نزدیک کنفیوشس کے نظام اخلاق میں پانچ عقائد نمایاں حیثیت رکھتے ہیں:

1. انسانی ہمدردی: تمام معاملات میں خواہ خاندانی ہوں یا معاشرتی دائرہ میں ہوں، انسانی برادری کا تصور بنیادی محرک کے طور پر رکھنا ضروری ہے۔
2. انصاف اور احساس فرض: اگر کوئی شخص اپنے ملک کی خدمت کے جذبے سے محروم ہو تو وہ انسانیت کے درجہ سے گرا ہوا ہے۔
3. حکمت و دانائی: کنفیوشس کے نزدیک محض جسمانی صفائی اور لباس کی آرائش دل کی پاکیزگی کے بغیر بے کار چیز ہے۔
4. علم: سب سے اہم علم انسانوں سے متعلق علم ہے۔ بچپن سے لیکر موت تک ہم مختلف انسان سے تعلقات رکھتے ہیں۔ اس لئے ایک کامیاب زندگی گزارنے کے لئے اس علم کی ضرورت ہے۔
5. خلوص: کنفیوشس کے نزدیک یہ صفت نیکی کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ تو خانگی زندگی میں اور نہ ہی معاشرتی زندگی میں ہم آہنگی اور توازن پیدا ہو سکتا ہے۔¹⁹

کنفیوشس نے اگرچہ مشرکانہ رسوم کی پیروی نہ کی اور نہ ان کی اس کی تعلیم دی مگر حیات بعد الموت اور جزا و سزا کے صحیح تصور کے بغیر غلط طریقوں کا رواج پانا ایک یقینی امر ہے۔ اسی سبب چین میں کنفیوشس کے نظام اخلاق کے ساتھ بدھ مت کی کامیابی اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ کنفیوشس کی کوشش پوری طرح انسان کی روحانی ضروریات کو پورا نہیں کرتی۔

شنتو ازم کا تعارف:

لیوس مور شنتو مذہب کے تعارف میں لکھتے ہیں:

"چھٹی صدی عیسوی تک یہ لفظ (شنتو) باقاعدہ طور پر اختراع نہ کیا گیا تھا۔ اسے بدھ مت، تاؤ مت اور کنفیوشس ازم کے دور میں چین اور کوریا سے آنے والے نئے مذاہب جاپانی سے مقامی مذاہب کو امتیاز کرنے کے لیے رائج کیا گیا۔ لفظ "شنتو" درحقیقت چینی الفاظ شن (Shen) اور تاؤ (Tao) سے لیا گیا ہے جسے عموماً "دیوتاؤں کی راہ" کے حوالے سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس مقامی مذہب کو بیان کرنے کے لئے کامی نوچی (Kami-no-michi) کی اصطلاح کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ لاتعداد دیوتاؤں، دیویوں، اجداد پرستی کی بیشتر قسموں کی اجازت دیتی تھی۔"²⁰

احمد عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

"جاپانی مذہب کے بارے میں ہماری معلومات میں ڈاکٹر نجی کاٹو سے زیادہ کسی اور ہم عصر عالم نے اضافہ نہیں کیا جو ٹوکیو کی شاہی یونیورسٹی میں برسوں تک شنتو مضمون کے پروفیسر رہے ہیں ان کے شنتو مذہب کے بارے میں تجزیہ و تحلیل کا خلاصہ حسب ذیل ہے: اگر ہم تاریخ کے وسیع ترین ادوار کو پیش نظر رکھیں تو شنتو مذہب کے ارتقاء میں تین بڑی تہذیبی نوبتوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ پہلا دور وہ ہے جو فطرت پرستی یا عنقریب پرستی کا ابتدائی دور ہے دوسرا دور اعلیٰ فطرت پرستی کا دور ہے جس کو ہم متعدد خداؤں کی پرستش کہہ سکتے ہیں۔ اور تیسرا شنتو مذہب کی ترقی یافتہ دور ہے جس میں مظاہر کامی (Kami Objective) کے بارے میں عقیدہ اور عمل اعلیٰ درجے کے اخلاقی اور فکری اثرات کے تابع ہو گئے اسی آخر الذکر نوبت پر شنتو مذہب اپنی مکمل سیاسی وضع اور ساخت کو ظاہر کرتا ہے۔"²¹

شنتو کی اخلاقیات:

انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا شنتو ازم کے تصور اخلاق کے حوالے سے لکھتے ہیں:

Shinto emphasises makoto no kokoro ("heart of truth") or magokoro ("genuine heart") as the essential attitude toward life, which is commonly translated as "sincerity, pure heart, uprightness." The discovery of kami's sincerity in humans has led to this mindset. It is, in

*general, people's true desire to do their best in whatever task they choose or in their interpersonal interactions, and the ultimate wellspring of such a life attitude is one's realisation of the divine. Although specific moral virtues such as loyalty, filial piety, love, and faithfulness are not ignored in Shint ethics, it is typically thought to be more important to seek magokoro, which is the dynamic life-attitude that brings these virtues forth. Magokoro was interpreted in ancient scriptures as "A mind that is brilliant and pure" or "a mind that is bright, pure, upright, and true." Even in modern Shint, physical and mental purification are emphasised in order to achieve such a state of mind. The attainment of this state of mind is required in order for kami and humans to be able to communicate and for individuals to accept kami's blessings."*²²

زندگی کے بارے میں بنیادی رویے کے طور پر شنٹو زور دیتا ہے (makoto no kokoro) سچائی کے دل یا (magokoro) سچے دل پر۔ جسے عام طور پر "اخلاص، خالص دل، سیدھے سادے" کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے۔ یہ رویہ انسانوں میں کامیابی کی سچائی کا انکشاف ہے۔ عام طور پر یہ لوگوں کا مخلصانہ رویہ ہے کہ اپنے منتخب کردہ کام میں پوری کوشش کریں یا دوسروں کے ساتھ ان کے تعلقات میں۔ اس طرح کی زندگی کے حقیقی رویے کا ماخذ اللہ کے بارے میں شعور رکھنا ہے۔ اگرچہ شنٹو اخلاقیات انفرادی خوبیوں کو نظر انداز نہیں کرتی ہیں جیسے وفاداری، تقویٰ، پیاری، ایمانداری اسی طرح اور۔ عام طور پر magokoro کو تلاش کرنا زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔ جو متحرک زندگی کو تشکیل دیتا ہے جو ان خوبیوں کو سامنے لاتا ہے۔ قدیم صحیفوں میں magokoro کی ترجمانی روشن، خالص اور سیدھے اور مخلص ذہن کے طور پر کی جاتی تھی۔ تزکیہ، جسمانی چاہے روحانی دونوں، معاصر شنٹو میں اس طرح کی ذہنی کیفیت پیدا کرنے پر زور دیتا ہے۔ Kami اور انسانوں کو مابین میل جول کو ممکن بنانے کے لئے اس ذہنی کیفیت کا حصول ضروری ہے۔

بدھ مت کا تعارف:

احمد عبداللہ بدھ مت کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بدھ مذہب کے بانی گوتم ہیں جن کا لقب ساکھیا منی تھا جو بعد میں بدھ کے نام سے موسوم ہوئے، یہ

کپلادستور کے مقام پر جو نیپال کے جنوب میں واقع ہے پانچویں صدی قبل مسیح میں پیدا ہوئے۔"²³

لیوس مور بدھ مت کے آغاز و ارتقاء کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"بدھ مت کا آغاز چھٹی صدی قبل مسیح میں ہندو مذہبی نظام کی ایک اور وضاحت کے طور پر ہوا۔" بلاشبہ کئی صدیوں تک اسے ہندوستان میں وسیع پذیرائی حاصل ہوئی۔ تاہم تیسری صدی قبل مسیح میں اس نے ہندومت کی کسی بھی صورت کے لئے کچھ غیر معمولی چیز کو ترقی دی: یعنی تبلیغی سرگرمی۔²⁴

پروفیسر منظور احمد لکھتے ہیں کہ:

"برہمنیت کے بت کو توڑنے اور ذات پات کی ظالمانہ تفریق کے خلاف سب سے زیادہ طاقتور اور بلند آواز مہاتما بدھ کی تھی۔ ہندو سوسائٹی کے خلاف فطرت اصول اور ہندو مذہب کے پیچ در پیچ فلسفوں کے خلاف بدھ سے پہلے بھی کئی آوازیں بلند ہوئیں مگر وہ وسیع و عریض ہندو غلبے کے گنبد میں گونج کر خاموش ہو گئیں۔ مگر بدھ کی آواز نے کافی عرصے تک ہندو سوسائٹی کے وسیع جنگل میں تہلکہ مچائے رکھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ متحدہ ہندوستان میں ہر طرف بدھ ہی بدھ نظر آتے تھے۔"²⁵

ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ اپنے ایک تحقیقی مقالے "جدید بدھ مت اور اسلام تجزیاتی مطالعہ میں" بدھ مت کی چند خصوصیات کے بارے لکھتے ہیں:

"بدھ کا سب سے بڑا انقلابی اقدام یہ تھا کہ اس نے سب سے پہلے ویدوں اور ہندوؤں کی دیگر مذہبی کتب کو مسترد کر دیا اس کا مطلب یہ تھا کہ ویدوں میں رشیوں نے جو مذہبی فلسفہ اور عقائد بیان کئے تھے وہ غلط تھے اس سے مروجہ مذہب کی جڑ اکھڑ گئی۔ اس کے ساتھ ہی برہمنوں کی مذہبی بالادستی کو دھچکا لگا۔ ان کی مذہبی اجارہ داری، معاشرے پر گرفت اور قربانیوں اور رسومات کی ادائیگی کا تمام سلسلہ باطل قرار پایا۔ گوتم بدھ نے معاشرے میں اونچ نیچ اور ذات پات کی نفی کی اور کہا کہ برہمن اگر برہمن کے گھر پیدا ہوا تو برہمن نہیں اور نہ شودر کے گھر پیدا ہونے والا شودر ہے اس کا تعلق کرم (اعمال) سے ہے ان کے اس انقلاب آفرین پیغام کو تیزی سے مقبولیت حاصل ہوئی۔"²⁶

بدھ مت کی اخلاقی تعلیمات:

ڈاکٹر ظفر اللہ اپنے اسی مضمون میں بدھ کی اخلاقی تعلیمات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بدھ مت کی اخلاقی تعلیم کے بہت سے پہلو ہیں جن میں سے چیدہ چیدہ احکامات بیان کئے گے ہیں۔ پانچ بنیادی احکام: 1- چوری نہ کرو 2- جھوٹ نہ بولو 3- شراب مت پیو 4- کسی جاندار کو مت مارو 5- جنسی بے راہ روی اختیار نہ کرو"²⁷

آگے لکھتے ہیں:

"مہاتما بدھ نے معاشرے کے مختلف طبقوں کو نصیحتیں کیں، ان میں والدین اور اولاد، استاد اور شاگرد، میاں بیوی، آقا غلام، دوست احباب، دنیا دار اور دیندار شامل ہیں۔ بدھ بھکشو کے لئے ایک سخت ضابطہ اخلاق موجود ہے۔ آپ کے بعض نصائح آمیز اقوال پیش کئے جاتے ہیں: نفرت نفرت سے ختم نہیں ہوتی محبت سے ہوتی ہے۔ جس طرح بارش ٹوٹی کٹیا پر گرتی ہے ایسے ہی غصہ غیر تربیت یافتہ ذہن پر گرتا ہے۔ ایک خوبصورت پھول میں رنگوں کی بہتات لیکن خوشبو نہیں ہوتی ایسے ہی بے عمل شخص کے الفاظ خوبصورت مگر بے اثر ہوتے ہیں۔ جنگ میں ہزاروں آدمیوں پر فتح سے بڑھ کر اپنے آپ کو فتح کرنے والا عظیم فاتح ہے۔" 28

مصادر و مراجع

¹ احمد عبداللہ، مذاہب عالم، مکی دارالکتب، لاہور 2002، ص 237۔

Ahmed abdullah, mazahab aalam, muki darulkutub

, Lahore 2002, s 237 .

² احمد عبداللہ، مذاہب عالم، ص: 239

Ahmed abdullah, mazahab aalam, s : 239

³ ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نانک، ترجمہ: محمد زاہد ملک اسلام اور ہندومت ایک تقابلی مطالعہ، اسد نذیر پرنٹرز لاہور، ص: 80

dr zakr abdul kareem naik, tarjuma : Mohammad Zahid malik islam
aur hindumat aik taqabli mutalea, Asad Nazeer publisher lahore,
page : 80

⁴ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، اخلاقیات ایرانی ادبیات میں، ص ۸۷

Zaheer ahmad Siddiqui , dr, ikhlaqiaat irani adbiyat mein, page ۸۷

⁵ ایس۔ ایم۔ شاہد، تعارف مذاہب عالم ایورنیو بکس پبلیس، لاہور، ص ۱۴۱، ۱۴۰۔

s. am. Shahid , taaruf mazahab aalam ayornyoo box palace, Lahore ,
page ۱۴۱ , ۱۴۰ .

⁶ مظہر الدین صدیقی، اسلام اور مذاہب عالم، ص 37

mazharuden Siddiqui , islam aur mazahab aalam, page 37

⁷ پروفیسر میاں منظور احمد، تقابلی ادیان و مذاہب۔ ص: 48

professor miyan Manzoor Ahmed , taqabul Adyan w mazahib. page :
48

⁸ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، اخلاقیات ایرانی ادبیات میں، ص 75

Zaheer ahmad Siddiqui, dr, ikhlaqiaat irani adbiyat mein, page 75

⁹ پروفیسر میاں منظور احمد، تقابلی ادیان و مذاہب، ص: 55

professor miyan Manzoor Ahmed , taqabul Adyan w mazahib, page :
55

- ¹⁰ لیوس مور، مترجم: یاسر جواد، سعدیہ جواد، مذاہب عالم کا انسائیکلو پیڈیا، ط: مطبعۃ العربیہ لاہور، ص: 88
leves more, mutrajim : yasir Jawad , sadia Jawad , mazahab aalam ka enciclopideya, toy : matbaa Al Arabia Lahore , page : 88
- ¹¹ لیوس مور، مترجم: یاسر جواد، سعدیہ جواد، مذاہب عالم کا انسائیکلو پیڈیا، ص: 71، 270
leves more, mutrajim : yasir jawad, sadia jawad, mazahab aalam ka enciclopideya, page : 270, 71
- ¹² ظفر اللہ بیگ، چینی مذاہب کی فکری اساس۔ تمدنی اثرات اور اسلامی اقدار تاریخی و تجزیاتی مطالعہ، ص: 106، 105
zaferullah bag, cheeni mazahab ki fikri asaas. tamadduni asraat aur islami eqdaar tareekhi w tajziyati mutalea, page : 105, 106
- ¹³ پروفیسر منظور احمد، تقابل ادیان و مذاہب، ص: 59
- ¹⁴ احمد عبداللہ، مذاہب عالم، ط: مکی دارالکتب لاہور 2002، ص: 219
Ahmed abdullah, mazahab aalam, toy : muki darulkutub Lahore 2002, page 219
- ¹⁵ ظفر اللہ بیگ، چینی مذاہب کی فکری اساس۔ تمدنی اثرات اور اسلامی اقدار تاریخی و تجزیاتی مطالعہ، ص: 118
zaferullah bag, cheeni mazahab ki fikri asaas. tamadduni asraat aur islami eqdaar tareekhi w tajziyati mutalea, page : 118
- ¹⁶ ظفر اللہ بیگ، چینی مذاہب کی فکری اساس۔ تمدنی اثرات اور اسلامی اقدار تاریخی و تجزیاتی مطالعہ، ص: 119
zaferullah bag, cheeni mazahab ki fikri asaas. tamadduni asraat aur islami eqdaar tareekhi w tajziyati mutalea, page : 119
- ¹⁷ الطاف جاوید، غیر سامی مذاہب کے بانی، المطبعۃ العربیہ لاہور 2004، ص: 201، 202
Altaf Javed , ghair Sami mazahab ke baani, المطبعۃ العربیہ لاہور 2004, s : 202, 201
- ¹⁸ ظفر اللہ بیگ، چینی مذاہب کی فکری اساس۔ تمدنی اثرات اور اسلامی اقدار تاریخی و تجزیاتی مطالعہ، ص: 124
zaferullah bag, cheeni mazahab ki fikri asaas. tamadduni asraat aur islami eqdaar tareekhi w tajziyati mutalea, page : 124
- ¹⁹ الطاف جاوید، غیر سامی مذاہب کے بانی، ص: 203-205
Altaf Javed , ghair Sami mazahab ke baani, page : 203-205
- ²⁰ لیوس مور، مذاہب عالم کا انسائیکلو پیڈیا، مترجم: یاسر جواد، سعدیہ جواد، نگارشات، مزنگ روڈ، لاہور، ص: 300
leves more, mazahab aalam ka enciclopideya, mutrajim : yasir Jawad , sadia Jawad , nigarshaat, mznng road, Lahore , page: 300
- ²¹ احمد عبداللہ، مذاہب عالم، ط: مکی دارالکتب لاہور 2002، ص: 131
Ahmed abdullah, mazahab aalam, toy : muki دارالکتب Lahore 2002, page 131

²² Hirai, N.. "Shintō." *Encyclopedia Britannica*, November 10, 2020. <https://www.britannica.com/topic/Shinto>.

²³ احمد عبداللہ، مذاہب عالم، ط: مکی دارالکتب لاہور 2002ء، ص 74

Ahmed abdullah, mazahab aalam, toy : muki دارالکتب Lahore 2002, page 74

²⁴ لیوس مور، مذاہب عالم کا انسائیکلو پیڈیا، مترجم: یاسر جواد، سعدیہ جواد، ص: 212

leves more, mazahab aalam ka enciclopideya, mutrajim : yasir Jawad , sadia Jawad , page : 212

²⁵ پروفیسر منظور احمد، تقابل ادیان و مذاہب، ص: 35

professor Manzoor Ahmed , taqabul Adyan w mazahib, page : 35

²⁶ ظفر اللہ بیگ، ڈاکٹر، جدید بدھ مت اور اسلام تجزیاتی مطالعہ، معارف اسلامی، ص: 148

Zafrallh bag, dr, jadeed budh mat aur islam tjzyati mutalea, Muarif islami, page : 148

²⁷ ظفر اللہ بیگ، ڈاکٹر، جدید بدھ مت اور اسلام تجزیاتی مطالعہ، معارف اسلامی، ص: 164

Zafrallh bag, dr, jadeed budh mat aur islam tjzyati mutalea, Muarif islami, page: 164

²⁸ ظفر اللہ بیگ، ڈاکٹر، جدید بدھ مت اور اسلام تجزیاتی مطالعہ، معارف اسلامی، ص: 164

Zafrallh bag, dr, jadeed budh mat aur islam tjzyati mutalea, Muarif islami, page : 164